

چھوڑے جا رہی ہے۔ اللہ اللہ! تجھ ایسے بے مروت بھی کم ہی ہوں گے۔

۸۔ شرح : اے شمع! ہمارے جلتے ہوئے دل کو تو نے کیوں اس قدر افسردہ سمجھ لیا ہے، ابھی تو اُس میں بہت سے داغ روشن ہوں گے۔

۹۔ شرح : اے محبوب! تیرے عہد میں میرے لیے ہنگامہ عیش گرم کرنا ممکن ہی نہیں۔ میری قسمت اس درجہ پلٹ چکی ہے کہ پھول بھی اس کی ہنسی اُڑائیں گے۔

۱۰۔ شرح : اے محبوب! جو لوگ تجھ پر فریفتہ ہو کر بد نصیبی کا تختہ مشق بن چکے ہیں، ان کے لیے تو سہل سے سہل کام بھی حد درجہ دشواری ہیں۔

۱۱۔ شرح : اے غالب! اب مجھے خوف یہ ہے کہ محبوب میری نقش پر آئے گا تو رنج و غم سے انگلی دانتوں میں دبائے گا۔ میں اُس کی یہ کیفیت برداشت نہ کر سکوں گا۔ اُس وقت چاہوں گا کہ میری موت پھر زندگی سے بدل جائے۔ یہی ڈر مجھے پریشان کیے ہوئے ہے۔



نمائش پردہ وار طرزِ بیدارِ تغافل ہے، ۱۔ شرح :

تسلی جانِ ببل کے لیے خندِ دینِ گل ہے ببل کی جان صرف یہ دیکھ کر مطمئن ہے

نمودِ عالم اسباب کیا ہے؟ لفظِ بے معنی کہ پھول ہنس رہا ہے،

کہ ہستی کی طرح مجھ کو عدم میں بھی تامل ہے یعنی کھلا ہوا ہے،

نہ رکھ پابندِ استغنا کو قیدی رسمِ عالم کا حالانکہ یہ ہنسی محض ایک نمائش ہے اور

ترا دستِ دعا بھی رخنہ اندازِ توکل ہے مقصد یہ ہے کہ پھول نے تغافل جو سنگِ دلانہ